سرکارِ دو عالم ﷺ کی آخری وصیت کے پند و نصائح اور وصال شریف کے وقت
صحابہ کرام کی فراقِ رسول ﷺ میں خود رفتگی پر مشتمل ایک مفید رسالہ
رسول اللہ ﷺ کی زندگی
کے
آخری پانچ دِن
علامہ محمد اکمل القادری
الکندی العطاری
عطار ورائٹی ہاؤس
WWW.NAFSEISLAM.COM

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے

آخری پانچ دن

مؤلف

علامہ محمد اکمل القادری

الکندی العطاری

ناشر

ورائٹی ہاؤس

دربار مارکیٹ لاہور۔ VOICE: 0300-4148793

نام کتاب : آخری پانچ دین

مؤلف : عَلامَہ مُحَمَّد اکمَل القادری الکندی العَطّاری

بااہتمام : محمد افضل عطاری

پروف ریڈنگ : صفدر کندی عطاری

صفحات : 24

ہدیہ : 12 روپے

اشاعت :

ملنے کا پتہ

عطار ورائٹی ہاؤس

دربار مارکیٹ لاہور۔ VOICE: 0300-4148793

محبوب (ﷺ) خدا عزوجل کے آخری پانچ ایام

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین اما بعد فاعوذ باللہ

من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ

کنزالایمان:۔ آج تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

شان نزول:۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین آپکی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم نزول کو عید مناتے فرمایا کہ کون سی آیت؟ اس نے یہی آیت الیوم اکملت لکم پڑھی آپ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی۔ اور اس کے مقام نزول کو بھی پہچانتا ہوں وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا آپکی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لیے وہ دن عید ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا تو آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھی ایک جمعہ اور دوسری عرفہ۔

بہر حال یہ آیت کریمہ ۹ ذی الحجہ ۱۰ ہجری بوقت عصر بروز جمعۃ المبارک حجۃ الوداع کے موقع پر میدانِ عرفات میں نازل ہوئی اس وقت سرکار مدینہ (ﷺ) مقامِ عرفہ میں اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔

اس آیت کے نزول کے بعد کوئی فرض نازل نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ آیت کے نزول کے بعد بیان حلال وحرام کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی اور امورِ تکلیفیہ میں حرام وحلال کے تمام احکام کامل ہو گئے اور مفسرین کے بقول یہ آیت واضح اعلان کر رہی ہے کہ دین قیامت تک کے لیے ہے پچھلی

شریعتوں کی طرح منسوخ کبھی نہ ہوگا۔ تاجدارِ مدینہ (ﷺ) اس آیت کریمہ کے معانی ومطالب کو برداشت نہ کر سکے اور اپنی اونٹنی پر جھک گئے اور وہ اونٹنی بیٹھ گئی اور رب کائنات نے ارشاد فرمایا اے پیارے حبیب (ﷺ) وہ دین کہ جسکا داعی بنا کر آپکو بھیجا گیا تھا آج وہ ہر لحاظ سے پایہ تکمیل تک پہنچ گیا ہے۔ اور دین اسلام کی فتح مندی اور غلبہ کا جو وعدہ آپ سے کیا گیا تھا وہ آپ اور آپ کے سچے غلام اچھی طرح ملاحظہ کر رہے ہیں اور وہ تمام عقائد جن پر آپ کی نجات کا انحصار ہے اور شریعت وقانون کے وہ تمام بنیادی قواعد وضوابط جن کے اصولوں کی بنا پر آپ جدید درپیش مسائل کا حل آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔

قرآن کریم جیسی کتاب ہدایت اور محمد (ﷺ) جیسا ہادی برحق عطا فرما کر تم پر ہدایت کی راہ واضح کر دی اور تمہیں اس پر چلنے کی توفیق بخشی اور دین مکمل کر کے فتح مکہ کی خوشخبری سنائی اور جاہلیت کے ستون کو گرا کر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے لیے تمام دینوں سے پسندیدہ دینِ اسلام منتخب کر لیا۔

(جبرائیل علیہ السلام کی آمد اور صحابہ کی فراقِ رسول میں خود رفتگی)

اس کے بعد جبرائیل امین علیہ السلام حاضر خدمت ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) آپ کا دین مکمل ہو چکا حلال وحرام اور جائز وناجائز تمام آپ پر واضح ہو گئے اس لیے آپ صحابہ کرام کو جمع کریں اور بتائیں کہ آج کے بعد میں آپ پر وحی لے کر نازل نہیں ہونگا۔ سرکار دو عالم (ﷺ) میدانِ عرفات سے روانہ ہو کر مدینہ تشریف لائے اور تمام صحابہ کرام کو جمع کیا اور آیت دینِ تکمیل کے بارے میں آگاہ فرمایا تو صحابہ کرام بہت خوش ہو گئے لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہایت غمزدہ ہو گئے۔ فاروقِ اعظم بھی رونے لگے لیکن تاجدارِ صداقت یارِ غار سرکار صدیق اکبر کی حالت کچھ عجیب ہی تھی واپس گھر پہنچے اور دروازہ بند کر کے شب وروز خوب رونے لگے جب صحابہ کرام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس حالت اضطراب سے واقف ہوئے تو حیرانگی کے عالم میں پوچھتے ہیں کہ اے ابوبکر آج خوشی ومسرت کا موقع ہے اور آپ رو رہے ہیں؟ تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہیں

معلوم نہیں کہ ہمارے اوپر مصائب کے پہاڑ ٹوٹنے والے ہیں اور یاد رکھو کہ جب کوئی چیز پایہ تکمیل تک پہنچتی ہے تو اس میں نقصان شروع ہو جاتا ہے۔ اب سنو یہ آیت کریمہ بھی ہمیں ہمارے آقا (ﷺ) کی جدائی آسمانی خبروں کے بند ہونے حسنین کریمین رضی اللہ عنہ کے یتیم ہونے اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہ کے بیوہ ہونے کی خبر دی ہے۔

یہ سن کر تمام صحابہ کرام کے ہوش اڑ گئے اور رونا شروع کر دیا تو اس آقائے دو جہاں (ﷺ) کی بارگاہ میں ساری عرضی پیش کر دی کہ تمام صحابہ بے چین ہو گئے ہیں اور سوائے چیخ و پکار کے ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتا سرکار نے اپنے پیارے غلاموں کی اس حالت غیر کو سنا خود بے قرار و بے چین ہو گئے۔ اور فوراً صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے تمہاری یہ چیخ و پکار کیسی ہے؟ تو سیدنا مولی علی مشکل کشا شیر خدا (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت آپ کی جدائی کی خبر دے رہی ہے تو آپ نے فرمایا ابو بکر سچ کہتے ہیں اور میرے اس دار فانی سے کوچ کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ میں تم سے جدا ہونے والا ہوں یہ سن کر تمام صحابہ کی چیخیں اور آہ مزید بلند ہو گئیں اور مولی علی کرم اللہ وجہہ کے بھی صبر کے بند ٹوٹ گئے اور آنکھوں سے موسلا دھار بارش کی مثل موتیوں کی لڑیاں بکھرنے لگیں یہاں تک کہ آسمان کے فرشتوں سے لیکر سمندر کی مچھلیوں تک ہر چیز زار و قطار رونے لگی۔ پھر حبیب خدا (ﷺ) نے انہیں تسلی دی ہر ایک کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے مصافحہ فرمایا اور انہیں پند و نصائح سے نوازا۔ باختلاف روایات اس کے بعد آپ ۲۱ دن اس دنیا میں جلوہ افروز رہے اسی دوران آپ ایک دن مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے منبر پر جلوہ گر ہوئے اور نہایت ہی دل ہلا دینے والا اور کلیجہ چیرنے والا ایک بڑا ہی فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔

سرکار مدینہ (ﷺ) کی آخری وصیت:۔

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سورت الفتح نازل ہوئی تو اس کے بعد حضور (ﷺ) کو مرض لاحق ہوا یہاں تک کہ بروز جمعرات حضرت فضل بن عباس رضی

اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار اپنی بیماری کے ایام میں میرے پاس تشریف لائے اور آپ کا سرِ انور شدتِ درد کی وجہ سے بندھا ہوا تھا۔ اور مجھے ہاتھ پکڑا کر فرمایا کہ مجھے مسجد میں لے جاؤ اس کے بعد آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اس وقت آپ کا چہرہ اقدس زرد تھا اور فرمایا اے فضل لوگوں میں مناوی کر دو، کہ مسجد میں جمع ہو جائیں تو میں نے بلند آواز سے پکار الصلوۃ جامعہ یہ سن کر لوگ دوڑتے ہوئے مسجد میں جمع ہو گئے۔

ایک روایت کے مطابق سرکار نے منبر پر بیٹھنے کے بعد حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ ندائے عام کریں اور اپنے رسول (ﷺ) کی آخری وصیت سن لیں حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ روتے چلاتے مدینے کی گلیوں میں پکار رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وصیت سنیں۔

یہ درد بھری پکار سنتے ہی چھوٹے بڑے سب نہایت بے تابی سے اپنے گھروں اور دکانوں کو کھلا چھوڑ کر حاضر ہو گئے پردہ نشین عورتیں بھی وصیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سننے کے لیے قرار تھیں اور اپنے گھروں سے نکل آئیں حاضرین سے مسجد خوب بھر گئی اور کہیں تلی دھرنے کو جگہ نہ تھی۔

مسلمانوں کا جوش و جذبہ محبت دیکھ کر سرکار رو دیئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر حمدِ الٰہی بجالانے کے بعد فرمایا:۔

''میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم مکی مدنی ہوں لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اے لوگو!

غور سے سنو مجھے اپنے وصال کی خبر دی گئی ہے اور عنقریب میں تم سے جدا ہونے والا ہوں میں اپنے رب سے ملنے کا مشتاق ہوں اور مجھے اپنی پیاری امت سے بچھڑنے کا بے حد غم ہے دیکھو میری امت میرے بعد کیسے کیسے فتنوں میں مبتلا ہو گی یا الٰہی انہیں محفوظ رکھنا۔

یاایھا الناس! اے لوگو میری وصیت غور سے سنو اور یاد رکھو یہ میری آخری وصیت سب تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں لہٰذا کان لگا کر سنو اور خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں

کھلے طور پر تمہارے حلال وحرام کو بیان فرما دیا اور تمام امر ونواہی سے آگاہ کر دیا لہذا اس کے حلال کو حلال سمجھو اور حرام کو حرام جانو اور متشابہات آیات پر ایمان رکھو کیونکہ تم ان کا معنی نہیں سمجھ سکتے اور جو محکمات ہیں ان پر عمل کرو اور قرآن کریم میں جو واقعات ومثالیں بیان کی گئیں ان سے عبرت حاصل کرو۔

اتنا فرمانے کے بعد آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور تین بار عرض کی۔

''یا اللہ! گواہ رہنا میں اپنا فرض رسالت ادا کر چکا''

پھر ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! دیکھو نفسانی خواہشات سے دور رہنا یہ تمہیں گمراہ کرنیوالی جنت سے دور اور دوزخ کے قریب کرنے والی خواہشیں ہیں۔ جماعت اور طریق اسلام کی پابندی اپنے اوپر لازم کرلو۔ کیونکہ اسی سے اللہ تعالی کی قربت اور جنت کی نعمت اور جہنم سے چھٹکارہ حاصل ہوگا۔

پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا۔''اے اللہ گواہ رہنا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا''

پھر فرمایا اے لوگو! اپنے دین اور امانت میں خدا کا خوف کرو، اپنے غلاموں اور نوکروں کے بارے میں اللہ تعالی سے ڈرتے رہو۔ انہیں وہی دو جو خود کھاتے اور خود پہنتے ہو، ان کی طاقت سے زیادہ انہیں کام کی تکلیف نہ دو، کیونکہ تمہاری طرح وہ بھی گوشت وخون رکھتے ہیں، یاد رکھو! جو شخص اپنے ملازموں پر ظلم وستم کرے گا قیامت کے دن میرا اس سے جھگڑا ہوگا اور اللہ تعالی فیصلہ کرنے والا حاکم ہے۔

''اپنی بیویوں کے متعلق اللہ تعالی سے ڈرو، ان کا مہر ان کو پورا پورا دو، ان پر ظلم نہ کرو، ان کو علم وادب سکھاؤ، اگر عورتوں پر ظلم وستم کرو گے تو تمہاری نیکیاں برباد ہو جائیں گی۔ اے لوگو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ، عورتیں تمہارے پاس قیدی اور اللہ تعالی کی امانتیں ہیں۔

پھر آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا، (''اے اللہ تعالی گواہ رہنا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا'')

اے لوگو! اپنے بادشاہ وقت اور حاکموں کی اطاعت (اس وقت تک) کرو (جب تک اسلام کے مطابق حکومت کریں) کبھی ان کی نافرمانی نہ کرنا، اگر چہ کوئی غلام حبشی بھی تمہارا حاکم ہو تو اس کی اطاعت بھی فرض ہے۔ یاد رکھو جس نے اپنے حاکم کی اطاعت کی وہ میرا مطیع ہے اور جس نے (اسلامی طریقے کے مطابق حکومت کرنے والے) کی نافرمانی کی وہ میرا نافرمان ہے اور جو میری نافرمانی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کا گناہگار بندہ ہے لہذا خبردار! اپنے والیان حکومت سے بغاوت نہ کرنا اور کبھی ان سے عہد باندھ کر نہ توڑنا یا اللہ عزوجل گواہ رہنا میں نے تیرا پیغام پہنچادیا۔

اے لوگو! میرے اصحاب کی عزت و تعظیم کرنا اور ان سے دلی محبت رکھنا، یقین جانو کہ میری تمام امت میں سب سے افضل و برتر میرے صحابی ہیں جن کے زمانے میں مجھے رسالت ملی، وہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس سے احکام لے کر میں آیا ان پر عمل کیا اور میری پیروی کی۔

اے لوگو! میری اہل بیت کی محبت اور حاملانِ قرآن کی محبت اور اپنے علماء کی محبت فرض سمجھو۔ خبردار کبھی ان سے بغض و حسد نہ رکھنا، کبھی ان پر طعن و تشنیع نہ کرنا، خوب سمجھ لو کہ جو ان کا دوست ہے وہ میرا دوست ہے اور جو میرا دوست ہے وہ اللہ عزوجل کا دوست ہے اور جو ان سے دشمنی رکھتا ہے وہ میرا دشمن ہے جو میرا دشمن ہے وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے" یا اللہ! گواہ رہنا میں نے تیرا پیغام پہنچادیا"۔ اے لوگو! پانچ وقت کی نماز کامل وضو سے پابندی کے ساتھ فرض جانو نماز کے ارکان اچھی طرح خشوع و خضوع سے ادا کرو۔

اے لوگو! اپنے مال کی زکوۃ ادا کرتے رہنا، خوب غور سے سن لو جو صاحب نصاب اپنے مال کی زکوۃ نہ دے گا اس کی نماز بھی مقبول نہیں اور نہ اس کا اسلام اور حج، روزہ اور جہاد قبول نہیں ہے۔ اے (اللہ عزوجل) میں نے تیرا پیغام پہنچادیا، اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے وسائل والوں پر حج فرض کیا، جس شخص نے باوجود استطاعت کے کسی معقول عذر کے بغیر حج ادا نہ کیا اور اسی حالت میں مر گیا تو اس کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی یا مجوسی، البتہ اگر اس کی کوئی مرض

کا عذر ہو یا ظالم حکمران کی طرف سے روک ٹوک مضائقہ نہیں ورنہ ایسے شخص کو بروز قیامت میری شفاعت نصیب نہ ہوگی اور نہ میرے حوضِ کوثر سے وہ سیراب ہوگا۔

اے لوگو! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں ایک چٹیل میدان میں جمع کریگا اور وہ نہایت ہولناک اور دہشت ناک دن ہے اس روز مال واولاد کچھ کام نہ آئیں گے فقط وہی شخص اُس وقت کامیاب ہوگا جس کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والا دل ہے۔ (اے اللہ عزوجل) گواہ رہنا میں نے تیرا پیغام پہنچادیا۔

اے لوگو! اپنی زبان کو جھوٹ، بہتان وغیرہ سے محفوظ رکھو، اپنی آنکھوں کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رلاؤ، اپنی مسجدوں کو آباد کرو، اپنے ایمان کو اخلاص سے زینت دو اپنے بھائیوں کی خیر خواہی کرو اور اپنے لیے پہلے سے اچھے اعمال کا تحفہ بارگاہ الٰہی میں بھیجو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اپنے مالوں میں سے صدقہ دو آپس میں حسد وبغض نہ رکھو تا کہ تمہاری نیکیاں برباد ہو جائیں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

اے اللہ عزوجل، میں نے تیرا پیغام پہنچادیا۔

اے لوگو! اپنے آپ کو دوزخ کے عذاب سے آزاد کرنے کے لیے کوشش کرو فقر وفاقہ کے دن یعنی قیامت کے لیے اچھا ذخیرہ جمع کرو ظلم وزیادتی سے پرہیز رکھو اللہ تعالیٰ ہمسایہ کے حقوق کے متعلق تم سے پوچھے گا۔

اور تم کو حساب دینا پڑے گا اور تم کو اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور حاضر ہونا پڑے گا اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں سے کبھی رضامندی نہ ہوگا۔ (اے اللہ عزوجل) میں نے تیرا پیغام پہنچادیا۔

اے لوگو! جو شخص نیک عمل کرے گا اس کا پھل اسی کو ملے گا اور جو برائیوں کا مرتکب ہوگا اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ کبھی ناانصافی نہیں کرتا اس ہولناک دن سے ڈرو جبکہ تم سب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوگے اور ہر شخص کو جو کچھ اس نے عمل کیے ہوں گے پورا بدلہ دیا جائے گا کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔

اے لوگو! میں اپنے پروردگار کے پاس عنقریب جانے والا ہوں مجھے میری وفات کی خبر دی گئی ہے تمہیں اور تمہارے دین وامانت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے آقا (ﷺ) نے جو یہ آخری تقریر ہمیں سنائی وہ ایسی پراثر تھی کہ تمام مسلمانوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہوگئیں اور دلوں پر خوفِ خدا چھا گیا ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج سرکار کا خطبہ ایسا متاثر کن تھا جیسے کوئی رخصت ہونے والا وصیت کرتا ہے لہٰذا آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ آپ ہم سے کس چیز کا عہد لینا چاہتے ہیں۔

سرکار مدینہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اس کے احکام سن کر ان پر عمل کرنا، کیونکہ میرے بعد تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت اختلافات دیکھے گا۔ دیکھو دین میں جو بدعات پیدا ہوں گی ان سے پرہیز رکھنا کیونکہ بدعتِ (سیئہ) سے بڑھ کر کوئی گمراہی نہیں، ایسے فتنوں کے زمانے میں میرے بعد خلفاء راشدین کے طریقہ کو لازم پکڑنا، میرے صحابہ کرام کی تعظیم بجالانا جس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا اور وہ مجھ پر سچے دل سے ایمان لائے اور میری ہدایت پر کاربند رہے میرا زمانہ سب سے بہتر ہے اس کے بعد میرے صحابہ کا پھر صحابہ کو دیکھنے والوں کا پھر اس کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بظاہر مجھ پر ایمان لائیں گے لیکن نماز کی پابندی کھو بیٹھیں گے۔

نفسانی شہوتوں میں گرفتار ہو جائیں گے۔

میرے احکام چھوڑ دیں گے۔

ممنوعات شرع میں مبتلا ہوں گے۔

دینی باتوں کو اپنی خواہشوں کے مطابق بنائیں گے۔

لوگوں کو دکھلانے کے لیے نیک اعمال کریں گے۔

بلاضرورت قسمیں کھائیں گے۔

گواہ نہ ہونے کے باوجود طلب کیے گواہی دیں گے۔

امانت والے کی امانت ادانہیں کریں گے۔

بات بات پر جھوٹ بولیں گے۔

علم اور بردباری ان سے اٹھ جائے گی۔

جہالت وفواحش کا دور دورہ ہوگا۔

شرم وحیا اور ایمانداری نہ رہے گی۔

جھوٹ خیانت، ماں باپ کو تکلیف دینا، رشتہ داروں سے قطع تعلق، بخل وحرص، حسد، زنا، بدخلقی اور ہمسایہ کو تکلیف پہنچانا عام طور پر رواج پکڑ جائے گا۔ اور وہ لوگ دین اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان تر یے دور جا پڑتا ہے۔ (حوالہ خطبات الناصحین ۴۱۰،۴۱۴)

کیا شان ہے ہمارے آقا کی

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اس خطبے میں آپ نے فرمایا کہ میرا اس دنیا سے رخصت کا وقت قریب پہنچ چکا ہے اس لیے اگر تم میں سے کسی کو میری طرف سے کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ کھڑا ہو جائے اور اس دنیا میں مجھ سے قصاص لے لیں اور فرمایا:

اے لوگو! اگر میں نے کسی کی پیٹھ پر کبھی کوئی درہ مارا تو یہ میری پیٹھ حاضر ہے وہ مجھ سے بدلہ لے سکتا ہے اگر میں نے کسی کو بُرا بھلا کہا ہو تو میری ذات حاضر ہے وہ اس سے اپنا بدلہ لے سکتا ہے اگر میں نے کسی مال کا چھینا ہو تو میرا مال حاضر ہے وہ اپنا حق حاصل کر سکتا ہے۔ اور تمہیں کوئی یہ خوف نہیں ہونا چاہیے کہ اگر کسی نے مجھ سے بدلہ لیا تو میں اس سے خفا ہو جاؤں گا یہ میری شان کے لائق نہیں۔" (مدارج النبوت ج ۴۲۲)

سرکار (ﷺ) یہ ارشاد بار بار دہرا رہے تھے یہاں تک کہ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی فداک ابی وامی اگر آپ بار بار ارشاد فرماتے تو میں قطعاً کھڑا نہ ہوتا۔

یارسول اللہ (ﷺ) غزوہ بدر کے موقع پر میں آپ کے ساتھ تھا میری اونٹنی آپ کی اونٹنی کے بہت قریب ہوگئی تو میں وفور شوق کی وجہ سے اپنی سواری سے اتر پڑا اور آپ کے بالکل قریب ہوگیا اور میں چاہتا کہ آپ کی قدم بوسی کروں تو آپ کی وہ چھڑی جو اونٹنی کے لیے رکھی تھی وہ میری کمر میں لگ گئی۔اب میں بدلہ لینا چاہتا ہوں۔تو سرکار دو عالم (ﷺ) نے اسی وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ کے گھر جاؤ اور وہاں سے میری چھڑی لا دو تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسجد سے نکلے اور کہتے جا رہے ہیں یہ ہے اللہ عز وجل کے رسول کی شان کہ اپنا قصاص اسی دنیا میں بھرے مجمع کے سامنے رہے ہیں اور آپ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھٹکھٹایا اور ان کے دریافت کرنے پر عرض کی کہ میں بلال رضی اللہ عنہ ہوں اور پیارے آقا (ﷺ) کے حکم کے مطابق آپ کی چھڑی لینے آیا ہوں (روضۃ الشہداء صفحہ ۷۷) کی روایت میں حضرت سلمان فارسی چھڑی لینے گئے تھے) جس کے ساتھ آپ اپنے آپ سے قصاص لینا چاہتے ہیں تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے پریشانی کے عالم میں فرمایا کہ اے بلال رضی اللہ عنہ! وہ کون ایسا پتھر دل انسان ہے جو اپنے نبی (ﷺ) سے بیماری کی حالت میں قصاص لینے پر خوش ہے۔تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے خاموشی سے چھڑی پکڑی اور سرکار کی بارگاہ میں پیش کر دی سرکار مدینہ علیہ الصلوۃ والسلام نے وہ چھڑی تمام صحابہ کرام کے سامنے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھما دی۔

یہ دردناک منظر دیکھ کر ہر طرف سناٹا چھا گیا۔سرکار کے دیوانے پروانے سسکیاں لینے لگے عجیب قسم کا درد انگیز منظر پیدا ہو گیا سیدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے یہ منظر دیکھا نہ گیا اور تھرتھراتے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور بیک زبان بولے، اے عکاشہ! ہم حاضر ہیں بجائے ہمارے آقا کے ہم سے قصاص لے لے تو سرکار دو عالم (ﷺ) نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! میں تمہارے مرتبہ اور خلوص نیت کو خوب جانتا ہوں لہٰذا بیٹھ جاؤ قصاص میں نے دینا ہے میں ہی دونگا۔

پھر حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کھڑے ہو گئے اور فرمایا اے عکاشہ! میری موجودگی میں یہ دل گوارا نہیں کرتا کہ آپ میرے نبی کریم (ﷺ) سے قصاص لیں۔ اس لیے میری پیٹھ میرا طن سب حاضر ہے مجھ سے انتقام لے لو۔ تو حضور اکرم (ﷺ) نے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھی خاموش کروا دیا۔ اور حسنین کریمین سے یہ منظر برداشت نہ ہو سکا دونوں شہزادے کھڑے ہو کر فرمانے لگے۔ اے عکاشہ! تو جانتا ہے کہ ہمارا اپنے نانا سے کتنا قریبی تعلق ہے ہم سے یہ بات برداشت نہ ہو گی لہٰذا آ اور ہم سے قصاص لے لے۔

تو آپ نے فرمایا! میرے بیٹو تم میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور میرے دل کا سرور ہو۔ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ کے لخت جگر ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کا نور ہو تم بیٹھ جاؤ قصاص میں ہی دوں گا۔

اب تمام صحابہ کرام خاموش ہو گئے تو حضور (ﷺ) نے فرمایا اے عکاشہ! میری پیٹھ حاضر ہے اپنا قصاص چکا لو عکاشہ نے عرض کی کہ یا رسول (ﷺ) جب آپ نے مجھے چھڑی ماری تھی تو اس وقت میرا جسم ننگا تھا تو آپ نے فوراً اپنی پشت مبارک سے کپڑا اٹھا لیا یہ رقت انگیز منظر دیکھ کر تمام صحابہ کرام کی چیخیں نکل گئیں جونہی عکاشہ نے آپ کے خوبصورت اور نورانی جسم اطہر کو دیکھا تو بے ساختہ دوڑ کر سرکار انور نور مجسم (ﷺ) کی پشت مبارک کو بوسہ دے دیا اور عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ (ﷺ) ایسا کون بد قسمت شخص ہو گا جو آپ سے انتقام لے کر خوش ہو گا، فداک ابی وامی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے دل کی حسرت پوری کرنی تھی جو آج حاصل کر لی۔ یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے یہ سب کچھ اس لیے کیا تھا کہ آپ کا جسم اطہر میرے لبوں مس ہو جائے تا کہ آپ کی عظمت و بزرگی سے مجھے دوزخ کی آگ سے چھٹکارا مل جائے۔

ارے او مسلمانوں کتنا خوش نصیب ہے عکاشہ رضی اللہ عنہ کہ جس نے یہ پیاری سعادت حاصل کی اور ان کی نیاز مندی کو دیکھ کر سرکار مدینہ (ﷺ) نے خوش ہو کر فرمایا، اے لوگو! اگر تم دنیا میں چلتا پھرتا جنتی دیکھنا چاہتے ہو تو عکاشہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لو یہ سن کر صحابہ کرام کی حیرت کی انتہا نہ

رہی اور دیوانہ وار حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی قسمت پر رشک کرتے ہوئے آپ کی آنکھوں اور ہونٹوں کو بوسہ دینے لگے اور کہہ رہے ہیں اے عکاشہ رضی اللہ عنہ تمہیں مبارک ہو تو نے کتنے بلند درجات حاصل کر لیے اور تمہیں جنکی ابدی نعمتوں کی بشارت اس دنیا میں مل رہی ہے۔ (روضۃ الشہد ا،۷۷)(الموعظمۃ الحسنۃ)

سفرِ آخرت کی تیاری

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماہ ربیع الاول کے پہلے دوشنبہ کو حضور (ﷺ) نے فرمایا۔ اے لوگو! اہل ایمان کے لیے مہر راحت ہے اور کافروں کے لیے ندامت و شرمندگی ہے۔

اس کے بعد آقائے دو جہاں (ﷺ) لقائے الٰہی کے شوق میں بے قرار رہتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے محبوب پاک کو بکمال عزت واحترام سے اپنے پاس بلانے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ لہٰذا مرض میں روز بروز شدت آنے لگی۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ جب شفیع اعظم (ﷺ) کا فراق نزدیک آیا تو آپ اس زمانہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی تعالی عنہ کے حجرے میں قیام فرماتے تھے ہم لوگ حاضر خدمت ہوئے ہماری طرف دیکھ کر حضور انوار (ﷺ) اپنی آنکھ میں آنسو بھر لائے اور فرمایا۔

اے میرے جانثارو! تمہیں آفرین ومرحبا! تم پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اور ہمیشہ خدا تمہیں اپنی پناہ میں رکھے۔ میں تمہیں تقویٰ وعبادت الٰہی کی وصیت کرتا ہوں اور تم کو اس کی حفاظت میں دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب سے ڈراتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

”تلک الداراہ خرۃ نجعلها الذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فساد“

”یعنی یہ آخرت کا گھر ہم نے صرف انہی لوگوں کے لیے بہتر قرار دیا ہے جو زمین میں رہ کر تکبر اور فساد نہیں کرتے۔“

یہ کلمات سن کر صحابہ کرام نے عرض کی۔

یارسول اللہ (ﷺ)! کیا آپ اس دنیا سے رخصت ہونا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

"ہاں یہاں سے جدا ہونے کا زمانہ آگیا ہے اور اب لقائے الٰہی سدرۃ المنتہیٰ، جنۃ الماوی اور عرش اعلی کی طرف میری توجہ اور بازگشت ہے۔" صحابہ کرام نے روکر عرض کی آپ اپنی تجہیز وتکفین کے متعلق ارشاد فرمائیں۔ ارشاد فرمایا، میرے اہل بیت ہی مجھے غسل دیں گے اور میرے ہی کپڑے جو پہنے ہوئے ہیں یا کوئی حلۂ یمانی مجھے کفن دیا جائے ایک روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہ مجھے غسل دیں اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ پانی ڈالیں۔

ہم نے عرض کیا! سرکار کے جنازے کی نماز کون پڑھائے؟

یہ سن کر ہمارے غمخوار آقا رونے لگے اور فرمایا۔

اے میرے فدائیو! جب مجھے غسل دے کر کفن چکو تو میرے جنازے کو اسی حجرے میں میری لحد کے کنارے رکھ دینا۔ اور تم لوگ تھوڑی دیر کے لیے باہر چلے جانا سب سے پہلے میرے جنازے کی نماز میرا دوست اور میرا پیارا جبرئیل، پھر میکائیل، پھر اسرافیل پھر عزرائیل علیہ السلام اپنے لشکر سمیت پڑھیں گے اس کے بعد تم لوگ جماعت در جماعت آنا اور نماز جنازہ پڑھنا پہلے میرے اہل بیت کے آدمی پھر عورتیں اور پھر دوسرے لوگ میرے جنازہ کی نماز پڑھنا لیکن یاد رکھو کوئی رونے چلانے والی یا نوحہ کرنے والی کو میں خبردار کرتا ہوں کہ مجھے تکلیف مت پہنچائے میرے صحابہ کرام میں سے جو آج یہاں موجود نہیں انہیں میرا اسلام کہہ دینا اور گواہ ہو جاؤ کہ میں ہر اس شخص کو سلام دے رہا ہوں جو اسلام میں داخل ہوا جس نے میرے دین میں میری پیروی قیامت تک کی۔

یہ درد بھری اور رقت انگیز آخری وصیت ونصیحت سن کر صحابہ کرام کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبانے لگیں اور آبدیدہ وگلوگیر ہو کر عرض کرنے لگے اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول آپ ہمارے سردار ہیں یہ فرمائیں آپ کے بعد ہماری دستگیری کرنے والا کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔

میں تم میں دو ناصح چیزیں چھوڑ رہا ہوں جن سے تمہیں کبھی ناکامی کا سامنا نہیں ہوگا ایک

ان میں سے قرآن ہے اور دوسری موت کی یاد۔ کہ جب تمہیں کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہو تو قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنا اور جب گناہوں کے سبب تمہارے دل سخت ہو جائیں تو موت کے احوال سے عبرت حاصل کر کے دل کو نرم کر لینا۔ آخری دن سرکار مدینہ (ﷺ) نے تمام ازواج مطہرات کو یکے بعد دیگرے الوداع فرمایا اور سپرد خدا کیا اور بے شمار قیمتی پندو نصائح سے نوازا۔ (مدارج النبوت ۲۰ ص ۴۳۰)

آخری نماز خود پڑھائی

جب پیر کی صبح آپکا مرض شدت پکڑ گیا تو ادھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حسب معمول اذانِ فجر پڑھی اور نمازِ فجر کی جماعت کے لیے دولت خانے پر حاضر ہو کر حسب معمول پکارا

السلام علیک یا رسول اللہ الصلوۃ حاضرۃ

یعنی یارسول اللہ (ﷺ) آپ پر سلامتی ہو مسجد میں جماعت تیار ہے یعنی نماز کے لیے تشریف لائیں۔ تو ادھر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے بلال رضی اللہ عنہ حضور انور (ﷺ) شدتِ مرض میں نہایت مشغول ہیں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر کے بعد دولت خانے پر تشریف لا کر پکارا السلام علیک یارسول اللہ،" تو سرکار نے بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی پیاری آواز کو سن کر فرمایا اے بلال اندر آجاؤ پھر فرمایا۔" اے بلال (رضی اللہ عنہ) میں اس وقت شدید مرض میں مبتلا ہوں اور مسجد میں نہیں آسکتا لہٰذا مروا ابابکر ان یصلی بالناس یعنی ابوبکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ سن کر بے ساختہ روتے ہوئے آئے اور یہ فرمارہے تھے۔

وامصیبتا والنقطا عار جازہ وانکسار اظھراہ یلتنی لم تلانی امی

ہائے مصیبت، ہائے امیدیں منتطق ہو گئیں۔ ہائے کمر ٹوٹ گئی۔ اے کاش مجھے میری ماں نہ جنتی۔ اسی حالت میں مسجد میں داخل ہوئے ابوبکر صدیق رضی تعالیٰ عنہ کو سرکار کا حکم نامہ سنایا تو جب صدیق اکبر صدیق رضی اللہ عنہ نے سرکار کے محراب کی جگہ خالی دیکھی تو دل بے قابو ہو گیا چونکہ نہایت

نرم دل تھے۔ بے اختیار غش کھا کر گر پڑے صحابہ کرام میں شعور وفغال برپا ہوا جب سرکار دو عالم (ﷺ) نے یہ شور سنا تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا یہ شور کیسا ہے۔

عرض کی ابا جان آپ کے فراق میں تمام مسلمان بے چین و بے قرار ہیں آہوں اور سکیوں کی درد بھری آواز سن کر مبارک آنکھوں میں بھی آنسو چھلک پڑے آپ نے حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مسجد میں تشریف لائے اور پیر کی نمازِ فجر اپنی زندگی کی آخری نماز پڑھائی اور بعد میں مسلمانوں کو خطبہ ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! میرے بعد تم لوگوں میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے جانشین ہیں تم تقویٰ و طہارت کو لازم پکڑ لو، میں تم سے جدا ہونے والا ہوں آج کا دن میرے لیے قیام دنیا کا آخری اور آخرت کا پہلا دن ہے۔

رفیق اعلیٰ سے ملاقات اور صحابہ کرام سے رخصتی

اللہ تعالیٰ نے حضرت عزرائیل ملک الموت علیہ السلام کو حکم دیا کہ نہایت اچھی شکل میں ہمارے پیارے حبیب کے پاس جانا اور نہایت نرمی سے روح مبارک قبض کرنا سب سے پہلے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنا اگر اجازت مل جائے تو اندر جانا ورنہ واپس پلٹ آنا۔

رب کائنات جل جلالہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک اعرابی کی شکل میں دولتِ سرائے نبوی پر حاضر ہوئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر پکارا:

السلام علیک یا حبیب اللہ! آپ نبوت و رسالت کے مالک ہیں اگر اجازت ہو تو اندر آسکتا ہوں۔ لختِ جگر رسول حضرت فاطمہ بتول رضی اللہ عنہ نے آواز سن کر جواب دیا۔ اے بندہ خدا، اس وقت سرکار کو مرض کی سخت تکلیف ہے ملاقات کا موقع نہیں ہے۔ ملک الموت علیہ السلام نے دوبارہ اجازت چاہی السلام علیک یا رسول اللہ و یا اہل بیت النبوہ۔ کیا میں اندر آسکتا ہوں تو سرکار نامدار شفیع روز شمار (ﷺ) نے آواز کو سن کر فرمایا اے فاطمہ رضی اللہ عنہ دروازے پر کون ہے۔ تو آپ نے عرض کی ابا جان ایک اعرابی آواز دے رہا ہے میں نے آپ کی طبیعت کے متعلق آگاہ کر بھی

دیا لیکن اس نے میری طرف ایسی خوفناک نگاہ سے دیکھا کہ میرا جسم کانپنے لگا اور میرا دل ڈرنے لگا اور میرے کندھوں میں ارتعاش یعنی تھرتھراہٹ پیدا ہوگئی اور میرا رنگ فق ہوگیا۔

تو حضور اکرم (ﷺ) نے فرمایا۔

اے میری نور نظر! تمہیں معلوم نہیں یہ کون ہے؟ یہ ہے تمام لذتوں کا مٹانے والا تمام خواہشوں کو توڑنے والا جماعتوں کو بکھیرنے والا، اولاد کا یتیم کرنے والا، گھر کو سُونا کرنے والا، آبادیوں کو اجاڑنے والا، قبرستانوں کو آباد کرنے والا، عورتوں کو بیوہ کرنے والا، کلیجوں اور دلوں کو جلانے والا، اے میری لخت جگر! اس شخص سے کوئی جھگڑا نہ کرو۔

یہ سن کر حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہ زاروقطار رونے لگیں۔ یا ویلتاہ لموت خاتم النبین آہ افسوس صد افسوس خاتم النبین ہم سے جدا ہو رہے ہیں اور ان پر غم والم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اتنے میں سرکار نے فرمایا۔ اے ملک الموت علیہ السلام بڑے شوق سے اندر چلے آؤ۔

ملک الموت علیہ السلام حاضر خدمت ہو کر ادب سے سلام بجالائے سرکار نے جواب سلام دے کر فرمایا۔ اے ملک الموت علیہ السلام مجھے دیکھنے آئے ہو یا روح قبض کرنے کے لیے آئے ہو۔

عرض کی آقا آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوا تھا اگر اجازت عنایت فرمائیں گے تو روح مبارک بھی قبض کرلوں گا ورنہ واپس چلا جاؤں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیار دیا ہے کہ دنیا میں رہیں یا موت پسند فرمائیں۔ حضور اکرم (ﷺ) کو اس وقت اپنی امت کے سوا کوئی غم والم نہ تھا کئی بار زبان سے امتی امتی فرمایا ملک الموت علیہ السلام نے عرض کی۔

یارسول اللہ (ﷺ) انہیں اللہ کے حوالے اور اس کی رحمت کے سپرد فرمایئے۔ فرمایا اے فرشتہ موت مجھے اپنی امت سے بے انتہا پیار ہے میرا جگر اپنی امت کے غم میں جل رہا ہے اور میری امت کے لوگ گناہگار ہیں خدا جانے ان کا کیا حال ہوگا۔

عرض کی ان کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دے دیں آپ کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان پر

رحمت کاملہ نازل فرمائے گا۔ تو آپ (ﷺ) نے فرمایا ٹھیک ہے میں اپنے رفیق اعلی کے دیدار کا مشتاق ہوں"۔

تو ملک الموت سمجھ گئے کہ سرکار دنیا سے رحلت کو پسند فرما رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اے عزرائیل یہ بتاؤ جبرئیل کہاں ہیں؟ عرض کی، وہ پہلے آسمان پر ہیں تمام فرشتوں کے ساتھ مل کر آپ کی تعزیت کر رہے ہیں۔ یہ ساری باتیں سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ سرکار کے فراق میں پھٹا جا رہا تھا زار و قطار روئے جا رہی ہیں آخر روتے روتے غش کھا کر گر پڑیں۔ چند لمحات کے بعد حضرت جبرائیل امین علیہ السلام بھی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سرہانے بیٹھ گئے اور عرض کی،" ان اللہ یقراک السلام ویقول کیف تجدک " بے شک اللہ تعالی آپکو سلام فرماتا ہے اور پوچھتا ہے کہ آپ حال کیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا بہت تکلیف میں ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میرے دنیا سے جدا ہونے کا وقت قریب آ گیا ہے عرض کی آقا سب معلوم ہو گیا ہے پوچھا اے جبرائیل مجھے اللہ تعالیٰ کی جناب میں کیا شرافت و کرامت حاصل ہو گی عرض کیا آپ کے استقبال کی بھرپور تیاری ہو رہیں ساتوں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے ملائکہ قطاروں میں ہر آسمان میں موجود آپ کی مبارک روح کی زیارت کرنے کے لیے بے تاب کھڑے ہیں اور جنت کی حوریں بھی خوب زیب و زینت کے ساتھ موجود ہیں تو سرکار نے یہ سن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور حمد و ثنا بجا لائے۔

پھر فرمایا اے جبرائیل آج دنیا میں تم سے ملنے اور اہل و عیال کے دیکھنے کا آخری دن ہے کوئی اور بشارت دو ان باتوں سے تمام ازواج مطہرات بھی رونے لگیں ان کے دل پسیج گئے۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہ السلام میں سب سے پہلے آپ کا جنت میں داخلہ فرماتا ہے اور تمام امتوں پر سب سے پہلے آپ کی امت جنت میں جائے گی۔

تاجدارِ انبیاء (ﷺ) اور ملک الموت

آپ نے فرمایا بس اب میں خوش ہوں لہذا اے ملک الموت اواور میری روح قبض کرلو۔

تو موت کا فرشتہ نہایت ادب کے ساتھ آگے بڑھا اور روح کھینچنا شروع کردی جب ناف تک روح پہنچی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کی ابا جان یہ دائمی فراق ہے یہ تو بتائیے کہ آپ مجھے کہاں ملیں گے بروز قیامت۔

آپ نے فرمایا! اے نورِ نظر میں تمہیں حوض کوثر پر ملوں گا جہاں میں اپنی امت کو پانی پلا رہا ہوں گا۔عرض کی ابا جان اگر وہاں نہ ملے تو کہاں ڈھونڈوں۔

آپ نے فرمایا! اے نورِ نظر پھر مجھے میزان عمل کے پاس دیکھنا اپنی امت کی نیکیوں کے لیے دعا کررہا ہوں گا تا کہ پلا بھاری ہو جائے اس کے علاوہ اگر وہاں بھی ملاقات نہ ہو تو ،فرمایا پھر پل صراط پر ملوں گا اے مولیٰ کریم میری امت کو دوزخ سے بچا کر پل صراط جلدی جلدی پار کروا دے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ جب سرکار پر نزع کا عالم طاری تھا تو سرکار نے محبت سے ادھر ادھر صحابہ و ازواجِ مطہرات کی طرف دیکھا اور آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔ اور فرماتے الہی موت کی سختی بے حد ہے یہ مجھ پر آسان فرما۔

پھر اچانک امت کا خیال آتے ہی فرمایا اے عزرائیل۔ جانکنی میں نہایت سخت تکلیف ہوتی ہے میری امتِ ناتواں اس تکلیف کو کیسے برداشت کرے گی لہذا ایسا کر جان نکالنے کی جس قدر تکلیف ہو وہ سب آج مجھ پر ختم کردے جتنا زور لگانا ہے آج میری روح کھینچنے میں لگا دے میری تمام امت کے حصے میں جس قدر تکلیف ہے وہ سب آج مجھے دے دے میری امت کو تکلیف مت پہنچانا۔

ملک الموت علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) آپ اطمینان فرمائیں کہ آپ کی امت میں جو ایماندار ہونگے ان کی روح اس آسانی سے قبض کروں گا جیسے گلاب کی خوشبو سونگھی جاتی ہے۔

سرکار ابد قرار شفیع روز شمار (ﷺ) بے انتہا خوش ہوئے تین مرتبہ نماز و زکوۃ کی پابندی کی

وصیت فرمائی جبرائیل کی طرف دیکھا تو انہوں نے اپنا چہرہ انور پھیر لیا پوچھا اے جبرائیل مجھے ابھی سے دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔ عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) اس جانکنی کی سختی میں کون اسا سنگدل ہوگا جو آپ کے چہرہ انور کو اس حال میں دیکھ سکے اس کے بعد جب سینہ اقدس تک دم پہنچا تو عرش الہی اور کرسی ہل گئے زمین و آسمان لرز گئے پھر جسم اطہر سے روح اقدس نے ساتھ چھوڑ دیا انا للہ وانا علیہ راجعون۔ تمام طرف خوشبو پھیل گئی تو زمانہ تاریک ہو گیا، چاند سورج گہنا ہو گئے ازواج مطہرات رونے لگیں۔

یہ کون رخصت ہوا

ارے مسلمانو! یہ کون اس جہاں کو روتا چھوڑ گیا، ارے پوری دھرتی یتیم ہو گئی اے سردار انبیاء (علیہ الصلوۃ والسلام) اس دار فانی سے صحابہ کرام کو روتا چھوڑ کر کوچ کر گئے ارے یہ وہ نبی ہم سے جدا ہو گیا جس نے مشرکین کو دعوتِ اسلامی پیش کر کے تکالیف کا بوجھ برداشت کیا ارے ارے۔

کافروں کے ستم ہنس کر سہتے رہے
پھر بھی ہر آن حق بات کہتے رہے
کتنی محنت سے کی تم نے تبلیغ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود سلام

ارے ظالموں نے کبھی سرکار کا مبارک گلا دبا دیا جس سے آپ کا رنگ متغیر ہو گیا کبھی کاندھے پہ اُونٹ کی اوجھڑی ڈال رہے ہیں کہیں پہ پتھروں کی بارش برسائی جارہی ہے کہیں پہ نعلین پاک خون سے بھر جاتے ہیں کہیں یہ گالیاں سن رہے ہیں تو کہیں پر راستے میں کانٹے بچھائے جارہے ہیں۔ کہیں جسم اطہر پر گوبر پھینکا جارہا ہے کہیں پر آپ کا دانت مبارک شہید کیا جارہا ہے یہ تمام تکالیف سہنے کے باوجود ان مگر مچھ جیسے دشمنوں کو دعاؤں سے نواز رہے ہیں ارے ارے وہ آقا جو کافروں کی گالیاں سن کے دعا دیتے تھا وہ آج رخصت ہو گیا آسمان ٹوٹ گیا تارے گر پڑے زمیں پر زلزلہ آ گیا کائنات کی جان ہمیں روتا چھوڑ کر ہمیں یتیم کر گیا ارے میرے آقا پیدا ہوئے تو باپ کا

سایہ پہلے سے اٹھ گیا ابھی ہوش سنبھالا والدہ بھی چل بسیں، تھوڑے بڑے ہوئے دادا نے بھی ساتھ چھوڑ دیا مزید بڑے ہوئے ابوطالب نے بھی خیر باد کر دیا شادی ہوئی حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہ نے بھی ساتھ نہ دیا بیٹوں نے بھی اکیلا چھوڑ دیا اس کے بعد کافروں کے ظلم وستم کے پہاڑ ٹوٹنے شروع ہو گئے۔

والد کا سایہ نہیں کوئی بات نہیں، والدہ فوت ہوئی کوئی بات نہیں، دادا کا افسوس نہیں، چچا کا افسوس نہیں، بیوی کا افسوس نہیں، بیٹوں کا افسوس نہیں اگر افسوس ہے تو صرف اپنی گناہگار امت کا ربِ ھب لی امتی اے میرے رب میری امت کو بخش دے، پیدا ہوئے امت کی فکر، کچھ ہوش سنبھالا، امت کی فکر، عبادت کی امت کے لیے، ارے وہ آقا چل بسا جو راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر ہماری خاطر روتے تھے کبھی پہاڑوں میں جا کے رو رہے ہیں تو کبھی صحراؤں میں، کبھی غاروں میں رو رہے ہیں تو کبھی بازاروں میں ارے یارسول اللہ (ﷺ) آپ ہمیں یتیم کر کے کہاں چلے گئے اب ہماری بخشش کی دعا کون کریگا، ہمیں گناہوں سے باز کون کریگا۔ اب ہماری خاطر غاروں میں کون جا کے روئے گا ارے اب ہمارے دکھ درد کو کون یاد کریگا۔ ہمارے جھگڑوں کے فیصلے کون کریگا۔

یارسول اللہ (ﷺ) مدد

یارسول اللہ (ﷺ) خدارا ہماری مدد کیجئے ہماری خستہ حالت پر ترس کھایئے آج ہماری حالت غیر مسلموں جیسی ہو گئی اپ کے بعد امت فرقہ فرقہ ہو گئی یارسول اللہ (ﷺ) آپ کی معراج کا تحفہ نماز، آج مسلمانوں نے پسِ پشت ڈال دیا آج ہمارے چہرے یہودیوں جیسے ہو گئے آج آپ کی سنتوں پر پابندی لگائی جا رہی ہے۔

اے عمر فاروق رضی اللہ عنہ آج مسلمانوں کی عدالتیں جھوٹی گواہیوں کا پلندہ بن چکی ہیں۔ آج اپ کی تلوار کے فیصلے روپوں پیسوں کا مرجع بن گئے جگہ جگہ چوریاں ڈاکے شروع ہو گئے، مسلمانوں میں ناحق خون شروع ہو گئے۔

اے علی المرتضیٰ شیرِ خدا آج ہم لوگوں کے اندر سے شجاعت ختم ہو گئی غیر مسلموں کے

سامنے بھیگی بلی بن جاتے ہیں ایمانی طاقت آپ کے بعد ختم ہوگئی۔

اے عثمان غنی رضی اللہ عنہ! آج پیسہ موجود ہونے کے باوجود سخاوت کی جگہ عداوت کا مظاہرہ ہو رہا ہے آپ کی بنائی فوج اس کے قانون واصول آج بدل دیئے گئے ہر جگہ زنا وشراب وجوئے کے اڈے قائم ہو گئے سیاست خباثت بن گئی۔

یارسول اللہ (ﷺ) آج آپ کی امت ایسے ایسے گناہوں میں پڑ گئی کہ یہود ونصاری بھی دیکھ کر شرما جائیں آج مسجدیں ویران، سینما گھر آباد ہیں۔ قرآن تلاوت کی جگہ اج گانوں نے لے لی۔ یارسول اللہ (ﷺ) امت کو آپ کی دعاوں کی بے حد ضرورت ہے۔

اے خاصہ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے

امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا عرب سے

پردیس میں آج ذلیل ورسوا ہے

تجہیز وتکفین اور آخری دیدار

روح مبارک کے قبض ہونے کے بعد صحابہ کرام کو تردد ہوا کہ سرکار کو غسل کیسے دیا جائے؟ اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر شدت غم وملال کی وجہ سے غنودگی سی طاری ہوگئی اسی کیفیت میں غیبی آواز سنی۔

"اے جان نثاران محمد (ﷺ)، حضور (ﷺ) کو کپڑوں سمیت غسل دو چنانچہ آستین چاک کر کے قمیض مبارک شانوں تک چڑھا دی گئی اور وضو کے طریقے کے مطابق پہلے دونوں ہاتھ مبارک دھوئے گئے۔ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے اپنے سینے کا تکیہ سرکار کو لگایا اور حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت فضیل اور حضرت اختم رضی اللہ عنہ مدد دے رہے ہیں حضرت سقران اور اسامہ رضی اللہ عنہ پانی ڈال رہے ہیں پھر آپ کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا اور ریشہ فرما کر بنی ہوئی چارپائی پر رکھا دیا گیا پھر آپ کی وصیت کے مطابق پہلے فرشتوں نے جماعت در جماعت نماز جنازہ

پڑھا پھر دوسرے عام لوگوں نے پھر انصار میں سے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس میں لحد قائم کی پھر حضرت علی اور حضرت اختم رضی اللہ عنہ نے آپ کو لحد میں اتارا حضرت سقران رضی اللہ عنہ نے کھجور کے ریشوں کی چٹائی قبرِ انور میں اور کچھ اینٹیں سر اقدس کے نیچے رکھیں۔

حضرت فضیل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ والسلام کو قبر انور میں اتارنے کے بعد میں نے چہرہ مبارک کا آخری جلوہ دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ سرکار کے لب مبارک ہل رہے ہیں میں اپنا کان قریب لے گیا تو سنا کہ آپ فرمارہے ہیں اللھم اغفرلی امتی اے مولی کریم! میری امت کو بخش دے۔

میں نے تمام صحابہ سے کیفیت بیان کی جسے سن کر وہ سرکار اعظم صلی اللہ علیہ والسلام کی شفقت و رحمت یاد کر کے بے اختیار رو پڑے۔ پھر آپ کو اشکبار آنکھوں سے زمین میں دفنا دیا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اے مسلمانو! تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش بھی پیر کے دن ہوئے آپ کی بعثت بھی پیر کو ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے ہجرت بھی پیر کے روز فرمائی اور مکہ مکرمہ بھی پیر کے دن فتح ہوا اور قرآن کی سورۃ مائدہ کی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم بھی پیر کے دن ہوئی اور ۱۲ ربیع الاول کو بروز پیر ہی کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خالقِ حقیقی عزوجل سے جا ملے۔

اس لیے سوموار کو پیر شریف کہتے ہیں کہ اس کو سرکار سے بڑی نسبتیں حاصل ہے۔

اللہ تعالی مجھے اور تمام اسلامی بھائیوں کو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا عاشق بنائے اور قران و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

(آمین)

محمد اکمل القادری العطاری

مدرس الجامعۃ العثمانیہ کھوکھر ٹاؤن بند روڈ لاہور

۹ شعبان المعظم ۱۴۲۴ ہجری بروز پیر شریف